سوال

(115)اسماء الرجال میں اختلاف کیوں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے ابھی تک اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ جب ''علم الرجال'' پوری طرح مرتب ومدون ہوچکا ہے اوراب اس میں نہ کوئی کمی اورنہ ہی بیشی ہوسکتی ہے توپھر آج اتنا اختلاف کیوں ہے ہر مسلک کے علماء کا بلکہ ایک ہی مسلک کے علماء کا ایک ہی روایت پر حکم مختلف کیوں ہوتا ہے۔ اگر کوئی روایت حقیقتاً ضعیف ہے تواس کا ضعف ''علم الرجال''کی کتب میں مفصلاً موجودہے اوراسی طرح صحیح اورحسن کا۔ اس کے باوجود مختلف مسالک کے علماء میں جرح وتعدیل، رد وقدح اوررد وقبول میں اتنا ہیر پھیر کیوں ہے۔ بس ذرا اس کو واضح طورپر سمجھا دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اختلاف کی وجہ تقلید ہے۔

مثال اول:

انورشاہ کشمیری دیوبندی صاحب ایک حدیث کوقوی تسلیم کرکے چودہ سال اس کا جواب سوچتے رہے۔ دیکھئے درس ترمذی (ج۲ص۲۲۴) والعرف الشذی ومعارف السنن وفیض الباری (ج۲ص۳۷۵)

مثال دوم:

رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے کہا:

''معہذا ہمارا فتوی اورعمل قول امام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق ہی رہے گا اس لیے کہ ہم امام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اورمقلد کے لیے قول امام حجت ہوتا ہے نہ کہ ادلہ اربعہ کہ ان سے استدلال وظیفۂ مجتہد ہے۔'' (ارشاد القاری الی صحیح البخاری ص۴۱۲)

مثال سوم:

محمود حسن دیوبندی نے کہا:

''الحق والانصاف ان الترجیح للشافعی فی ہذہ المسئلۃ ونحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفۃ''

حق اور انصاف یہ ہے کہ اس مسئلہ میں شافعی کو ترجیح حاصل ہے اور ہم مقلد ہیں، ہم پر ہمارے امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے۔ (التقریر للترمذی ص ۳۶)

مثال چہارم:

قاری رحمت دین دیوبندی نے حضرو میں میرے سامنے کہا تھا کہ

''اگر تم دو سو حدیثیں رفع یدین کے بارے میں پیش کرو تو میں نہیں مانتا''

یہ ہے اصل سبب جس کی وجہ سے مرضی کی حدیث کو صحیح اور مخالف کی حدیث کو ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔

مثال اول:

علی محمد حقانی دیوبندی نے اپنی مرضی والی حدیث میں یزید بن ابی زیاد کو ثقہ اور مرضی کے خلاف والی حدیث میں یزید بن ابی زیاد کو ضعیف قرار دیا ہے۔

دیکھئے نبوی نماز (سندھی ج ۱ ص ۳۵۵ و ص ۱۶۹)

مثال دوم:

امین اوکاڑوی دیوبندی نے مرضی والی حدیث میں ''عطاء بن ابی رباح کو دو سو صحابہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہے'' کا اعتراف کیا ہے اور مرض کے خلاف حدیث میں عطاء بن ابی رباح کو دو سو صحابہ سے ملاقات انکار کر دیا ہے۔

دیکھئے مجموعہ رسائل طبع ۱۹۹۱ء ج ۱ ص ۲۶۵ (نماز جازہ میں سورۃ فاتحہ کی شرعی حیثیت ص ۹) اور ج ۲ ص ۱۵۶ (تحقیق مسئلہ آمین ص ۴۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص296